غلطی کا اعتراف

سلیم یزدانی

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے یہ احترام انسانیت کا نقیب ہے، یہ اپنے پیروکاروں کو بھی اس دعوت پر غور وفکر کے لیے کہتا ہے جو قرآن حکیم میں رب کائنات نے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بنی نوع انسان کی طرف اتاری۔ وہ اسلام سے وابستگی نہ رکھنے والوں کی مذہبی اور سماجی آزادی کا بھی احترام سکھاتا ہے اور اسلام وہ دین ہے جس نے کبھی دشمنی اور تشدد کا راستہ اختیار کرنے کو نہیں کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ محبت، خیر خواہی، حسن سلوک، برائی کا بدلہ بھلائی سے دینے کی بات کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی وحدت کی بات کی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے منع فرمایا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو پیغمبر ہدایت کے لیے بھیجے، ان کو بھی برا نہ کہا نہ ان کی تکذیب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا نمونہ تھے جس میں اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرماتا ہے کہ ''آپ کہہ دیجیے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو کچھ ہم پر اتارا گیا اور جو کچھ حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد پر اتارا گیا اور جو کچھ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام اور دوسرے انبیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ان سب پر ایمان لائے، ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں'' (آل عمران:84-85)

ہرقل قیصر روم ایک ایسی عیسائی حکومت کا بادشاہ تھا جو اپنے دور کی سپر پاور تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جو خط لکھا اس میں جو حکیمانہ لب ولہجہ اختیار کیا، اس سے اسلام کی روح اور اس کے پیغام کی سچائی کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کا مفہوم وترجمہ اس طرح ہے:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے اور جو اللہ کا بندہ اور رسول ہے یہ خط ہرقل کے نام ہے جو روم کا رئیس اعظم ہے، سلام ہے اس شخص پر جو ہدایت کا پیرو ہو اس کے بعد تجھے اسلام کی طرف بلاتا ہوں اسلام قبول کرلو تم سلامت رہو گے اللہ تجھے دگنا اجر دے گا اگر تو نہ مانا تو اہل ملک کا گناہ بھی تیرے اوپر ہوگا اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو معبود نہ بنائے اور تم نہیں مانتے تو گواہ رہو کہ ہم جانتے ہیں۔'' (حبیبنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ:33)

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمانوں کے حکمرانوں، بادشاہوں اور عالموں نے ہمیشہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مسلموں کے بارے میں پیروی کی اور انہوں نے کبھی اسلام کو طاقت اور تشدد کے ذریعے پھیلانے کی کوشش نہیں کی۔ اس کی دو بڑی مثالیں ہیں سب سے بڑی مثال بھارت کی ہے کہ مسلمانوں نے تقریباً ایک ہزار سال یہاں بڑی شان وشوکت سے حکومت کی، لیکن کسی غیر مسلم کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا، ورنہ آج بھارت میں اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب نہ ہوتا۔ یہی رویہ ہزاروں میل دور اسپین میں مسلمان حکمرانوں کا رہا، انہوں نے عیسائیوں اور یہودیوں کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے ہی میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان خیر سگالی، ہمدردی اور دوستی کے جذبات پیدا ہونا شروع ہوگئے تھے۔ جب مشرکین مکہ نے اہل ایمان کا زندہ رہنا بھی مشکل کر دیا تھا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر حبشہ کی جانب ہجرت کی، وہاں عیسائیوں کی حکومت تھی، وہاں کے بادشاہ نجاشی نے مسلمانوں کے ساتھ بہت اچھا معاملہ کیا اور ان کے ساتھ ہمدردی سے پیش آیا۔ ایک دفعہ جب نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لیے آیا تو مسجد نبوی میں اندر آکر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور انہوں نے مسجد کے اندر ہی اپنی عبادت کی۔ یہودیوں کو جو عروج اسپین میں مسلمانوں کے دور حکومت میں نصیب ہوا اس کی مثال نہیں ملتی، اب ایسا عروج انہیں امریکا میں حاصل ہوا ہے یہ سب اسلام کی ان تعلیمات کا نتیجہ تھا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے وحی کی شکل میں بنی نوح انسان تک پہنچیں۔

یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ عیسائی حکمران اور پیشوا اس بات کو کس طرح نظر انداز کر جاتے ہیں کہ اسلام کی رواداری اور خیر کی تعلیمات ہی کی بدولت یورپ کو وہ عروج نصیب ہوا جہاں وہ آج اپنے آپ کو کھڑا دیکھتے ہیں جرمنی کے مشہور مفکر ڈاکٹر بریٹولڈ اسپولز نے لکھا ہے کہ ''اسلام کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ سلوک ہے قرآن یہ حکم دیتا ہے کہ اہل کتاب کے ساتھ پوری پوری رواداری برتی جائے اور اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کی جائے۔ اس حکم کی من وعن جس طرح مسلمانوں نے تعمیل کی، اس کی مثال دوسرے مذاہب میں نہیں ملتی۔ اسلام عیسائیت اور یہودیت کو کبھی بھی اپنی بقا اور استحکام کے لیے رکاوٹ نہیں سمجھتا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خود اسلام میں یا اس کے باہر کوئی اور بانی مذہب ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے کامیابی کے ساتھ دعویٰ کیا ہو کہ اس کا مذہب اسلام سے بہتر ہے یا اس کی تکمیل کرتا ہے۔ اس لیے اسلام کا یہ دعویٰ کہ وہ آخری دین ہے، اس کی ترقی اور تاریخ سے ثابت ہے۔ قرآن وحدیث اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین کے دور سے ایک بھی مثال ایسی پیش نہیں کی جاسکتی کہ مسلمانوں نے اسلام کی تعلیم کی رو سے انسانیت اور انسانوں کے خلاف کوئی قدم اٹھایا ہو، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ راشد تھے آپ نے یروشلم کے لوگوں کے ساتھ جو معاہدہ کیا اس کے الفاظ آج تک گواہی دے رہے ہیں کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے پیغام کی روح

کیا ہے؟

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کی جان، مال، معبد، صلیبوں اور مریضوں اور صحت مندوں، سب کی حفاظت کی ضمانت دیتا ہے اور یہ کہ نہ تو ان کے معبدوں پر قبضہ کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں منہدم کیا جائے گا اور نہ ان کی کوئی زمین ان سے چھینی جائے گی اور یہ کہ یہ سب کچھ اللہ کے احکام کی روح سے ہے اور اس کے پیغمبر کے فرمان کی روح سے ہے اور پیشرو خلیفہ کے ارشادات کے مطابق ہے اور یہ کہ یہ تمام اہل ایمان کی منشاء و مرضی کے مطابق ہے

اسلام، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور مسلمان حکمرانوں کے رویوں کے بارے میں یہ تمہید اس لیے باندھی گئی کہ لوگ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ اسلام امن وسلامتی اور میانہ روی کا دین ہے، یہ جبر وتشدد کی تبلیغ نہیں کرتا ہے اس کی تاریخ اس کی گواہ ہے اور پوپ بینی ڈکٹ نے جس قسم کا اظہار اسلام کے بارے میں کیا تھا حقائق اس کے خلاف ہیں۔ اب انہوں نے معذرت کر لی ہے انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ "These infact were a quotation from a medieval text, whieh do not in any way express my personal thought." پوپ بینی ڈکٹ عیسائیوں کے مذہبی پیشوا ہیں، وہ کوئی سیاسی شخصیت نہیں ہیں، وہ اسلام کی تعلیمات کے بارے میں بھی اچھی طرح جانتے ہوں گے اور پیغمبر اسلام کی شخصیت اور اسوۂ حسنہ سے بھی واقفیت رکھتے ہوں گے، ان کے اظہار سے جس قسم کا بحران پیدا ہو سکتا تھا انہیں اس کا بھی پتہ ہوگا انہیں اس کا فوری احساس ہو گیا اور انہوں نے معذرت کر لی۔ لیکن انہیں اس بات کی ضرور تحقیقات کرانی چاہیے کہ وہ جملے کس طرح ان کے لیکچر کا حصہ بن گئے تھے جس سے ساری دنیا کا امن اور ہم آہنگی داؤ پر لگ سکتی تھی کہیں یہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو لڑانے کی کوئی سازش تو نہیں تھی؟ ایک نہیں درجنوں ایسے مؤرخ مغرب میں مل جائیں گے، جنہوں نے اسلام کی تعلیمات اور پیغمبر اسلام کے بارے میں صداقت پر مبنی خیالات کا بے باکی سے اظہار کیا ہے۔

تاریخ عرب کا مصنف ہٹی لکھتا ہے: ''یہ عرب کی تاریخ میں پہلی بار ہوا کہ خون کی بجائے انسانوں کو مذہب کی اعلیٰ اقدار کی طرف بلایا جارہا تھا اللہ اس سلطنت کا حاکم اعلیٰ تھا، اس کا رسول زندگی بھر اس کا نائب اور بندہ تھا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم منصب رسالت کے تقاضوں کو بھی پورا کر رہے تھے اور سیاست بھی چلا رہے تھے اس وقت سب قبائلی رشتوں اور عصبیتوں سے جدا ہو کر ایک ملت بن گئے تھے''

سر ولیم میور حیات محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھتا ہے: ''ہمیں بلا تامل حقائق کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ پیغمبر اسلام کی تعلیمات نے توہمات کو ہمیشہ کے لیے عربوں کے دل و دماغ سے نکال دیا، بت پرستی ختم ہو گئی، توحید اور اللہ کی رحمت و برکت کا لامحدود تصور ان کے دلوں میں گھر کر گیا اور معاشرت کی کایا پلٹ گئی، سب بھائی بھائی بن گئے، یتیموں کی پرورش، غلاموں سے احسان، برابری کا برتاؤ، ایسے جوہر ہیں کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی RAYMOND

LEROUGE اپنے وقت کا بڑا محقق ودانشور تھا، وہ اپنی کتاب LAIF DE MOHOMED کے صفحہ 18 اور 19 پر لکھتا ہے کہ ''نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس عظیم انقلاب وتغیر کے بانی ہیں جس کی مثال اس سے پہلے کئی نظر نہیں آتی، انہوں نے ایک ایسی ریاست کی بنیاد ڈالی جسے تمام کرۂ ارض پر پھیلنا تھا اور جس میں سوائے عدل واحسان کے اور کسی قانون کو رائج نہیں ہونا تھا ان کی تعلیم تمام بنی نوع انسان کے درمیان مساوات، باہمی تعاون اور عالمگیر اخوت تھی'' پوپ نے قرون وسطیٰ کے جس حکمران کے الفاظ اپنی تقریر میں شامل کیے اس کی ان اہل دانش کے سامنے اوران جیسے بہت سے مغربی مفکرین کے سامنے جنہوں نے اسلام کی سچائی کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے حقیقت ہی کیا ہے؟ حکمران اور سیاستدان واقعات وحقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں ان کا مقصد اقتدار کو جھوٹ کا سہارا لے کر بچانا ہوتا ہے۔ پوپ نے معافی مانگ کر اور معذرت کر کے دنیا کو بہت بڑے بحران سے بچالیا ہے اور جو لوگ تہذیبوں کے نام پر جنگ کرانا چاہتے ہیں دنیا کا امن خطرے میں ڈالنا چاہتے ہیں ان کے منصوبے ناکام بنا دیئے ہیں انہوں نے غلطی کا اعتراف کر کے، تمام انسانوں اور انسانیت کے وقار کو عظیم بحران سے بچالیا ہے۔

☆......☆......☆

سرکار دوعالم کے ثناء خواں ہیں مدارس

تاریکیوں میں شمع فروزاں ہیں مدارس
علم وعمل کے نیر تاباں ہیں مدارس

ان کا شغف حفاظت ناموس مصطفیٰ
ملحد کے لیے آتش سوزاں ہیں مدارس

صرصر کے تھپیڑوں سے بجھے ہیں نہ بجھیں گے
تابندہ وزندہ ہیں درخشاں ہیں مدارس

بے لوث دین احمد مرسل کے پاسباں
حالات کچھ ہوں خادم قرآن ہیں مدارس

آغوشِ مدارس سے اُٹھے رومی ورازی
امت پر ہر اک دور میں احساں ہیں مدارس

ہر صاحب ایماں کی محبت کا ہیں محور
دشمن کے لیے خار مغیلاں ہیں مدارس

کرتے ہیں شب وروزہ یہ توحید کا چرچا
سرکار دوعالم کے ثناء خواں ہیں مدارس

ارباب دُوَل خاک نشینوں کو نہ چھیڑیں
ہر دور کے طاغوت سے نالاں ہیں مدارس

زندہ ہیں ابھی قاسم ومحمود کے بیٹے
ہے ان کو خبر رحمت یزداں ہیں مدارس

فاران کی چوٹی سے طلوع جس نے کیا تھا
ہاں ہاں یہ وہی جلوۂ جاناں ہیں مدارس

صدر وفاق ناظم اعلیٰ کی خیر ہو
ان کے ہی دم قدم سے دُر افشاں ہیں مدارس

یہ پیر جی کی کاوشِ حسنہ کا ہے ثمر
سارے ضلع کے یک دل ویک جاں ہیں مدارس

اصحاب صفہ ہیں میرے ایمان کا حصہ
اکرام مری جاں میرا ایماں ہیں مدارس

انور جمیل